

شش ماہی علوم القرآن علی گڑھ کی خصوصی اشاعت مولانا امین احسن اصلاحی نمبر

ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۲

جلد ۱۳-۱۵، جنوری ۱۹۹۸ء - دسمبر ۲۰۰۰ء، صفحات ۶۰۰، قیمت ۱۵۰ روپے

فکرِ فرہادی کے ترجمان، مایہ ناز مفسرِ قرآن، فکری اسلامی کے نقیب اور برصغیر کی اسلامی تحریک کے خادم مولانا امین احسن اصلاحی کی وفات (۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء) کے بعد ان کی عظیم خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ہندو پاک کے مختلف رسائل و جرائد میں مضامین شائع ہوئے اور بعض رسائل نے خصوصی شمارے نکالے۔ ان میں سب سے ضخیم، مولانا مرحوم کی علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والا اور معیاری و تحقیقی مقالات پر مشتمل زیرِ نظر خصوصی شمارہ ادارہ علوم القرآن علی گڑھ نے شائع کیا۔ یہ شمارہ تیس مضامین پر مشتمل ہے۔ ان میں تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلے حصے میں دس مقالات ہیں جن میں مولانا مرحوم کی تفسیر ”تدبر قرآن“ کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے۔ مولانا محمد فاروق خاں اور مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی نے اس تفسیر کی امتیازی خصوصیات سے بحث کی ہے۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی نے تفسیر جلد اول (تاسورہ آل عمران) کا مطالعہ پیش کرتے ہوئے ”تفسیر کے غیر قرآنی عناصر“ کی نشان دہی کی ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مولانا کی حیثیت محض فکرِ قرآنی کے ترجمان اور شارح کی ہی نہیں ہے بلکہ ان کی طبع زاد تحقیقات کی تعداد بھی کافی ہے جن میں وہ مولانا فرہادی سے اختلاف یا ان پر اضافہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی اور ڈاکٹر محمد صلاح الدین عمری نے مفرداتِ قرآنی کی لغوی تحقیق اور ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی اور جناب ساجد حمید نے اسالیبِ قرآن کے موضوعات پر مولانا کی قیمتی بحثوں کا تجزیہ کیا ہے اور ان کی قدر و اہمیت واضح کی ہے۔ ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے آیتِ صیام (البقرہ - ۱۸۴) میں لفظ ”یطیقون“ کے سلسلے

میں مولانا کی لغوی تحقیق کو مدلل کیا ہے۔ یہ مقالہ تحقیق و تجزیہ کا اچھا نمونہ ہے حکیم الطاف احمد اعظمی اور مولانا نعیم الدین اصلاحی کے مقالے تنقیدی نوعیت کے ہیں۔ ان میں تدبیر قرآن کے امتیازات کے تذکرہ اور اعتراف کے ساتھ ترجمہ و تفسیر کے بعض کمزور پہلوؤں اور مقامات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہ مقالات خصوصی شمارہ کے ایک تہائی سے زائد حصے پر محیط ہیں۔ ان سے تفسیر تدبیر قرآن کی امتیازی خصوصیات نمایاں ہوتی ہیں پھر بھی بعض پہلوؤں پر تحقیق رہ گئے ہیں مثلاً مولانا نے تفسیر میں کلام عرب سے استنباد پر بہت زور دیا ہے مگر اس موضوع پر اس مجموعہ میں کوئی مستقل مقالہ ہے نہ کسی مقالے میں ضمناً بحث کی گئی ہے۔

مجموعہ کا دوسرا حصہ ان مقالات پر مشتمل ہے جن میں مولانا کی تصانیف اور تفسیر کے علاوہ دیگر خدمات کا تعارف کرایا گیا ہے مولانا نعیم ظہیر اصلاحی نے اپنے مقالے میں تمام تصانیف کا تعارف کراتے ہوئے ان کے مشتملات پر روشنی ڈالی ہے اور طباعتی تفصیلات پیش کی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی نے ”اسلامی قانون کی تدوین“، مولانا محمد عارف عمری نے ”عالمی کمیشن کی رپورٹ“ اور جناب عبدالخالق فاروقی نے ”تزکیہ نفس“ پر الگ الگ مطالعہ پیش کیا ہے۔ مولانا مرحوم کی ادارت میں مدرسۃ الإصلاح سے ”الإصلاح“ نامی ایک ماہوار رسالہ چار سال تک (جنوری ۱۹۳۷ء تا نومبر ۱۹۳۹ء) نکلا تھا مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے اس کا مفصل تعارف کرایا ہے اور اس کے مضامین اور مضمون نگاران کا اشاریہ مرتب کر دیا ہے جناب خالد مسعود صاحب نے مولانا کی خدمت حدیث سے بحث کی ہے۔ یہ مقالہ اصلاً مولانا مرحوم کی کتاب ”مبادی تدبیر حدیث“ کا تعارف ہے۔ حدیث سے متعلق مولانا کے خیالات اور تحقیقات کے بہت سے پہلو ہیں جو ان کی تفسیر اور دیگر تصانیف میں زیر بحث آئے ہیں۔ ان کی روشنی میں اس موضوع پر ایک بھرپور مقالہ کی ضرورت اب بھی باقی ہے۔ ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی نے مولانا کی تحریکی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کی زندگی کا یہ وہ پہلو ہے جو ان کی وفات کے بعد شائع ہونے والے مضامین اور خصوصی شماروں میں غما نظر انداز ہوا ہے۔ اس مقالہ میں اس سلسلہ کی مفصل معلومات مستند حوالوں کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں اور یہ دکھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے کہ مولانا کی زندگی کا یہ پہلو بھی خصوصی

اہمیت کا حامل ہے اور یہ کہ اگرچہ بعض اسباب سے مولانا کی تحریک اسلامی سے سبھی وابستگی برقرار نہیں رہ سکی تھی لیکن اپنی زندگی کے آخری لمحے تک وہ فکرِ اسلامی کے فروغ کے لیے کوشاں رہے اور تحریکِ اسلامی کے وابستگان بھی ان سے استفادہ کرتے رہے۔ ڈاکٹر محمد الیاس انظمی کا مقالہ مولانا کے اسلوبِ نگارش پر ہے۔ انھوں نے مثالوں کے ذریعے واضح کیا ہے کہ خالص علمی اور خشک موضوعات پر مشتمل ہونے کے باوجود مولانا کی تحریروں میں شگفتگی، سلاست اور ادب کی چاشنی پائی جاتی تھی تبصرہ نگار کا احساس ہے کہ مولانا کی بعض تحریروں میں لطافت اور طنز کی کاٹ بھی ملتی ہے۔ یہ خوبیاں ان تحریروں میں بہت نمایاں ہیں جو لوہر کی نقالی کرنے والے متجددین اور جماعتِ اسلامی کے مخالفین کی تنقید میں ٹھہر گئی ہیں۔ اسلوبِ نگارش کے ذیل میں اس پہلو پر بھی روشنی ڈالنے کی ضرورت تھی۔

تیسرے حصے میں کچھ عمومی نوعیت کے مضامین اور متفرق چیزیں ہیں مثلاً مولانا کے ذاتی احوال و کوائف پر مشتمل ان سے لیا گیا ایک یادگار انٹرویو، مولانا کے بارے میں قدیم ترین اصلاحی حضرات حکیم محمد مختار اصلاحی، حکیم فیاض احمد اصلاحی اور مولانا عبدالحق ناصر اصلاحی کے مشاہدات و تاثرات اور مولانا کے گھریلو احوال پر مشتمل ان کے بھتیجے پروفیسر اشتیاق احمد سے لیا گیا انٹرویو۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی نے ایک مضمون میں مولانا فراہی کے ایک عقیدت مند ڈاکٹر حفیظ اللہ کے احوال اور مولانا امین احسن اصلاحی سے ان کے قریبی تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر حفیظ اللہ نے مولانا فراہی کے مسودات کی ترتیب و تدوین اور اشاعت میں غیر معمولی دلچسپی لی تھی اور دائرہ حمیدیر کے قیام، رسالہ اصلاح کے اجراء اور دیگر مواقع پر گراں قدر مالی تعاون کیا تھا۔ اس مضمون میں اس سلسلے کی مفصل اور تحقیقی معلومات زبانی روایات، کتابیں اور دیگر حوالوں سے فراہم کی گئی ہیں۔ لیکن ان اسباب کی وضاحت پھر بھی نہیں ہو پائی ہے جن کی بنا پر نصف صدی قبل ڈاکٹر حفیظ اللہ کے ذریعے وقف کی گئی پاپس ہزار روپے کی خطیر رقم کا استعمال نہیں ہو پایا تھا۔

آخر میں کتابیاتِ اصلاحی کے عنوان سے مولانا کی مطبوعہ کتب اور ان پر شائع ہونے والی تحریروں کا اشاریہ ہے جسے ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی نے مرتب

کیا ہے۔ اندازہ ہے کہ مولانا کا تحریری سرمایہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مولانا کے مضامین جو ترجمان القرآن، میناق، تدبر اور دیگر علمی رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں اگر کوشش کر کے ان کا بھی اشاریہ مرتب کر دیا جاتا تو افادیت میں اضافہ ہوتا۔

مولانا کی علمی و فکری زندگی کے بعض پہلوئیں تذکرہ گئے ہیں جس کا مدیر کو بھی احساس ہے۔ اس سلسلہ میں کارکنان ادارہ کی بھی مجبوریاں ہیں جن کی وجہ سے انھیں معذور سمجھنا چاہیے۔ پھر بھی کم از کم ابتدا میں سنین کی ترتیب سے مولانا کی سوانح حیات اور علمی و دینی خدمات کا مختصر بیان مناسب تھا۔ ایسی بھی کیلئے نیازی کہ چھتو صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود اس خصوصی شمارے سے مولانا کی تاریخ وفات کا علم نہ ہو سکے۔ یہ خصوصی شمارہ بہت قابل قدر میثاری اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔ امید ہے مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی فکر اور خدمات پر کام کرنے والوں کے لیے حوالہ کا کام دے گا۔
(محمد رضی الاسلام ندوی)

افکارِ سلیمانی

مؤتب : مولانا مجیب اللہ ندوی

معاونین : محمد عارف عمری، محمد ایاس اعظمی

ناشر : ندوۃ التالیف والترجمہ، جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ

سزا شاعت ۲۰۰۰ صفحات ۵۰۰، قیمت ۱۲۵ روپے۔

پانچ سال قبل ۱۹۹۶ء میں جامعۃ الرشاد اعظم گڑھ میں ”علامہ سید سلیمان ندوی سمینار“ منعقد ہوا تھا۔ یہ ان مقالات کا مجموعہ ہے جو اس سمینار میں پڑھے گئے۔ علامہ موصوف ایک ہرشت پہلو شخصیت کے حامل تھے۔ اس مجموعہ میں علامہ موصوف کی قرآن فہمی، سیرت اور سوانح نگاری، فقہ اور فتاویٰ، لسانی و ادبی خدمات، تنقید، شاعری، تاریخ و جغرافیہ، تصوف، معاصرین سے تعلقات اور مکاتیب وغیرہ کے مطالعہ کی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے۔ آخر میں ”کلیدِ سلیمانی“ کے نام سے علامہ ندوی کی تصانیف، مقالات، مضامین اور تحریروں اسی طرح ان پر لکھی گئی کتابوں، مقالوں، مضامین اور تحریروں کی فہرست دی گئی ہے۔ یہ بڑی قیمتی چیز ہے اسے ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے تیار کیا ہے۔ اس سے علامہ کی علمی خدمات اور ان کے کاموں کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علامہ موصوف پر